

ہونا ظاہر کرتا ہے گویا اس کو ہر شخص ضروری جانتا ہے۔ کیونکہ
سب سے حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ تاؤ، ان کی گالیوں کا کیا
جواب دوں گا۔ جبکہ دعائیں سب نبٹ چکیں۔

شاعر کہتا ہے کہ میں محبوب کے پاس گیا۔ جتنی دعائیں مجھے یاد تھیں، وہ
سب کی سب دربان کو دے دیں، جس کی مہربانی کے بغیر شاعر اندر داخل نہیں
ہو سکتا تھا۔ پھر محبوب سے ملاقات ہوئی تو اس نے معمول کے مطابق بُرا بھلا
کہنا شروع کر دیا۔ اب شاعر حیران ہو کر اُس پاس والوں سے پوچھتا ہے کہ میں
ان گالیوں کا جواب کیا دوں؟ صرف دعائیں دے سکتا ہوں، لیکن دعاؤں کے
سلسلے میں مصیبت یہ پیش آئی کہ جتنی مجھے یاد تھیں، وہ دربان کو دے دیں۔ جو
دعائیں دربان کے لیے صرف ہو چکیں، وہ محبوب کے لیے استعمال کرنا مناسب
نہیں سمجھتا۔

شعر میں یہ حقیقت واضح کرنا مقصود ہے کہ جتنے وسائل عاشق کے پاس
تھے، وہ سب اصل مقصد کے قریب پہنچنے میں صرف ہو گئے۔ اب مقصد سے
استفادے کے لیے کن نئے وسائل سے کام لیا جائے؟

۱۳۔ شرح : شراب جان کے لیے تازگی اور قوت و توانائی کا موجب
ہے۔ جس شخص کے ہاتھ میں شراب کا پیالہ آ جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
ساتھ ہی اس کے ہاتھ کی لکیریں رگ جاں بن جائیں گی، یعنی شراب لکیروں کی
رگوں کے ذریعے سے تازہ خون جان تک دوڑا دے گی۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ اس شعر میں لفظ ”گویا“ خاص توجہ کا محتاج
ہے۔ عام شاعر ”گویا“ کا لفظ شعر میں بھرتی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن
اس شعر کی کیفیت بالکل دوسری ہے۔ یہاں شاعر نے اس لیے ”گویا“ کا لفظ
استعمال کیا کہ مبالغہ حد امکان سے تجاوز نہ کر جائے۔ یعنی وہ یہ نہیں کہتا کہ لکیریں
سچ مج رگ جان بن گئیں، کہتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رگ جان بن گئیں۔